بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in محلہ احمدیہ قادیان)

غزوۂ تبوک کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24/ اکتوبر 2025ء(۲۴/اخاء ۱۴۰۴ہش)بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج بھی مَیں غزوۂ تبوک کے واقعات کی مزید تفصیل بیان کروں گا۔

ایک شخص جدّ بن قیس کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ یہ بھی منافقین میں سے ایک شخص تھا، جو عبداللہ بن اُبَی کے بعد منافقین کا ایک دوسرا بڑا لیڈر تھا۔ یہ وہی تھا جس نے صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی بیعت نہیں کی تھی۔ اِس نے بھی رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر جنگ پر نہ جانے کا عُذر پیش کیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اُس نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! مجھے رخصت دیں اور فتنے میں نہ ڈالیں۔ خدا کی قسم! میری قوم میرے بارے میں خوب جانتی ہے کہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص عورتوں کا چاہنے والا نہیں ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اگر مَیں نے بنو اَصْفَر یعنی رومیوں کی عورتوں کو دیکھ لیا تو صبر نہیں کر پاؤں گا۔ اِس پر رسول اللہؐ نے یہ بے ہودہ جواب سُن کر اُس سے اِعراض کیا اور فرمایا کہ ٹھیک ہے، جاؤ تمہیں اجازت ہے۔ اِس کے بیٹے حضرت عبداللہ بن جدّر رضی اللہ عنہ، جو کہ بدری صحابی تھے اور بہت مخلص تھے یہ ساری بات سُن کر ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ نہیں، اللہ کی

قسم! یہ نفاق ہے جس کی وجہ سے تم جنگ پر نہیں جا رہے ہو۔ اور اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں رسول اللہؐ پر ضرور قرآن نازل ہو گا۔ ایک روایت میں ہے کہ جَدّ بن قیس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اور اِن میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے مجھے رخصت دے اور مجھے فتنے میں نہ ڈال۔ کہا جاتا ہے کہ بعد کے زمانے میں اِس نے توبہ کر لی تھی اور اچھی توبہ کی تھی اور بعد میں حضرت عثمانؓ کے عہدِ خلافت میں وفات پائی۔

مدینے میں منافقین اور یہود جھوٹی افواہیں پھیلا کر مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے اور مسلمانوں کو جنگ پر جانے سے روکنے کی بھرپور کوششیں کرتے اور اِس کے لیے وہ طرح طرح کے حربے استعمال کرتے تھے۔ اُنہوں نے اپنا ایک مرکز بنایا ہوا تھا، آنحضرتؐ نے اِس مرکز کو ختم کرنے کا حکم دیا۔ گو کہ آنحضرتؐ اپنی رحمت اور شفقت کی وجہ سے اِن لوگوں سے درگُذر فرماتے تھے، لیکن جب نظام کے خلاف کوئی خطرناک سازش ہوتی، تو اِس کو بڑی حکمت لیکن سختی کے ساتھ ختم کرنے کے لیے کارروائی بھی کی جاتی تھی۔ یہ بنیادی اصول یاد رکھنا چاہیے کہ نظام کے خلاف اگر کوئی بات ہو، تو پھر سختی بھی کی جاتی ہے، پھر وہاں نرمی کا سوال نہیں۔ چنانچہ اِسی طرح کی ایک کارروائی اِس موقع پر بھی کی گئی، مگر آنحضرتؐ کی رحمت اور آپؐ کا عفو پھر بھی ایسا غالب آیا کہ آپؐ نے اِن میں سے کسی کو بھی نہ گرفتار کرنے کا ارشاد فرمایا اور نہ ہی کوئی مزید سزا دی، البتہ سازشوں کے اِس اَڈّے یعنی ہیڈ کوارٹر کو ختم کر دیا گیا۔

تبوک کے سفر کے لیے ہر کوئی تیاری میں مصروف تھا، مالی قربانی کا سلسلہ بھی جاری تھا تاکہ اخراجاتِ سفر کا انتظام ہو سکے۔ غریب و نادار صحابہؓ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو تیاری کے لیے اُن کی مدد کی جاتی۔ اسی طرح صاحبِ حیثیت لوگ اُن صحابہؓ کو بھی سواریاں مہیا کر رہے تھے جن کے پاس سواری نہ تھی۔ کیونکہ سواری کے بغیر یہ سفر ممکن بھی نہ تھا اور آنحضرتؐ کا بھی یہ ارشاد تھا کہ ہمارے ساتھ وہی شخص جائے، جو قوی ہو اور سفر کی مشقّت برداشت کر سکے، اور اُسے سواری اور زادِ راہ میسر ہو۔

اِس موقع پر کچھ صحابہؓ روتے ہوئے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اُنہوں نے آپؐ سے سواری کی درخواست کی اور وہ ضرورت مند تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس تو اب کچھ

بھی نہیں جس پر تمہیں سوار کر سکوں۔ اِس پر وہ روتے ہوئے واپس لَوٹ گئے۔ اُن صحابہؓ کے اخلاص و وفا اور بے بسی کی اِس کیفیت کا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اِس طرح کیا ہے کہ اور نہ اِن لوگوں پر کوئی الزام ہے، جو تیرے پاس اُس وقت آئے، جب جنگ کا اعلان کیا گیا تھا۔ اِس لیے کہ تُو اُن کو کچھ سواری مہیا کر دے۔ تو تُو نے جواب دیا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں، جس پر مَیں تمہیں سوار کراؤں، اور یہ جواب سُن کر وہ چلے گئے اور اِس غمّ سے اُن کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے کہ افسوس! اِن کے پاس کچھ نہیں، جسے خدا کی راہ میں خرچ کریں۔ یہ سورۂ توبہ کی آیت ہے۔ بعد میں ان صحابہ کو زاد راہ مہیا ہو گیا اور وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ حضرت ابو موسیٰ الاشعریؓ کے قبیلے کے لوگوں نے بھی حضورؐ کی خدمت میں سواری کے لیے درخواست کی۔ یہ چھ لوگ تھے۔ اُنہوں نے آپؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ اُنہیں بھی آنحضرتؐ نے یہ فرمایا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں جو مَیں تم لوگوں کو دے سکوں۔ اِس پر وہ لوگ روتے ہوئے وہاں سے واپس ہوئے۔ لیکن اِسی دوران آپؐ نے حضرت سَعدؓ بن عُبَادہؓ سے اونٹ خریدے اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو بُلا بھیجا اور فرمایا کہ یہ اونٹ لے جاؤ اور خود اور اپنے ساتھیوں کو دے دو۔

اِس غزوہ پر جاتے ہوئے مدینے میں قائمقام بنانے کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں، ایک قول کے مطابق نبیٔ کریمؐ نے حضرت محمد بن مَسلَمہؓ کو مدینے میں اپنا امیر بنایا۔ اِس کے علاوہ حضرت سِباع بن عُرفطہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتومؓ کے نام بھی آتے ہیں۔ اِس کی تطبیق یہ ہے کہ یہ چاروں افراد ہی نائب مقرر کیے گئے تھے، لیکن اِن کی ذمہ داریوں میں فرق تھا۔ چونکہ یہ ایک لمبا سفر تھا، اِس لیے آنحضرتؐ نے اپنے اہلِ خانہ کی خبر گیری اور گھریلو ضروریات کی تکمیل کے لیے حضرت علیؓ کو مدینے میں ہی رہنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ منافقین، جن کا کام ہی طعن و تشنیع تھا، اِس پر باتیں بنانے لگے کہ یہ نبی کریمؐ کے لیے بوجھ تھے، اِس لیے آپؐ اُنہیں ساتھ لے کر نہیں گئے۔ اِن طعنوں کو سُن کر یا ارد گرد منافقین کو دیکھ کر، خود ہی گھبرا کر حضرت علیؓ نے اسلحہ لیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپؐ ابھی مدینے سے تین کلو میٹر کے فاصلے پر جرف مقام پر ہی مقیم تھے۔ آپؓ نے اپنی فکر اور گھبراہٹ کا ذکر کیا تو آنحضرتؐ نے آپؓ

کی دلداری فرماتے ہوئے ایسا فقرہ فرمایا، جو آپؐ کی عظمت اور شان کو چار چاند لگا گیا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اے علی! کیا تم خوش نہیں کہ تم میرے لیے ویسے ہی ہو، جیسے ہارونؑ موسیٰؑ کے لیے سوائے اِس کے کہ تم میرے بعد نبی نہیں۔

تبوک کے لیے مسلمانوں کی تعداد کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہؐ جنگ کی تیاری کے لیے ہر قسم کے ظاہری اسباب کرنے کے بعد دعا کی طرف متوجہ ہوئے اور تیاری کے آغاز سے لے کر تبوک کی طرف روانگی تک یہ دعا کرتے رہے: اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ کہ اے خدایا! اگر یہ چھوٹی سی جماعت ہلاک ہو گئی تو پھر اِس روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ عجیب اتفاق ہے کہ آنحضرتؐ کے سب سے پہلے غزوہ یعنی غزوۂ بدر کے موقع پر بھی اِس دعا کا ذکر ملتا ہے اور آپؐ کے اِس آخری غزوے کے موقع پر بھی اِسی دعا کا ذکر ملتا ہے۔

بہر حال شدید گرمی کے موسم میں ، لمبے سفر اور دیگر بہت سے مسائل اور منافقوں کے پراپیگنڈے کے باوجود تیس ہزار کی تعداد میں ایک بہت بڑا لشکر تیار ہو گیا۔ اِس میں دس ہزار گھڑ سوار تھے۔ یہ آنحضرتؐ کی زندگی میں کسی بھی غزوے کے لیے سب سے بڑا لشکر تھا۔ آپؐ نے غزوۂ تبوک میں سب سے بڑا جھنڈا حضرت ابو بکرؓ کو عطا فرمایا۔ اِس کے علاوہ حضرت زُبَیرؓ، حضرت اُسَید بن حُضَیرؓ، حضرت ابو دُجانہؓ یا بعض روایات کے مطابق حضرت حُباب بن مُنذرؓ کو بھی جھنڈے عطا کیے گئے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہؐ نے رہبر کے طور پر عَلْقَمہ بن فغواء خُزَاعِی اور اِس کے والد کو منتخب فرمایا، جو رستوں سے اچھی طرح واقف تھے اور جلد تر صحیح رستے سے لے جا سکتے تھے۔ حضرت کَعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے لیے نبی کریمؐ جمعرات کے دن نکلے اور آپؐ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند کرتے تھے۔

آخر پر حضورِ انور نے مکرم غلام محیؓ الدین سلیمان صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا، مکرم ڈاکٹر محمد شفیق سہگل صاحب سابق نائب وکیل التصنیف تحریکِ جدید ربوہ اور مکرمہ بشریٰ پرویز منہاس صاحبہ اہلیہ پرویز منہاس صاحب یو ایس اے کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ حضورِ انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔